خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

17-اکتوبر 1996ء | جمعرات

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 237 | جمعرات 3 جمادی الثانی۔1417ھ 17 اخاء 1375ہش 17 اکتوبر 1996ء

زندگی کا اصل منشاء بامراد ہونا ہے

زندگی کا اصل منشاء اور درازی عمر کی غائت تو کامیابی اور بامراد ہونا ہے پس جب کوئی شخص اپنے مقاصد میں کامیاب اور بامراد ہو جاوے اور اس کو کوئی حسرت اور آرزو باقی نہ رہے اور مرتے وقت نہایت اطمینان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو تو وہ گویا پوری عمر حاصل کر کے مرا ہے اور درازی عمر کے مقصد کو اس نے پالیا ہے۔ اس کو چھوٹی عمر میں مرنے والا کہنا سخت غلطی اور نادانی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

امتحان کے مشکلات بہت سخت ہوتے ہیں۔ جب دنیوی امتحانوں کا یہ حال ہے تو پھر دینی امتحان کا کیا حال ہے۔ انسان دنیوی امتحان کے واسطے کیا کیا تیاریاں کرتا ہے اور کس قدر فکر اور غم اس کو ہوتا ہے اور کیسی کیسی شاقہ محنت برداشت کرتا ہے۔ بے فکری ہے تو کس سے؟ دینی امتحان سے۔ نہیں محنت کی جاتی تو کس کے واسطے؟ دین کے امتحان کے واسطے۔ (-) اللہ تعالیٰ بھی ایک امتحان کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس کا بھی کچھ فکر کرنا چاہئے اور اس امتحان کے واسطے بھی کچھ تیاری کرنی ازبس لازمی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 541)

خدا تعالیٰ جس کو حکومت دیتا ہے اسے فراست بھی عطا فرماتا ہے بشرطیکہ وہ خود اپنے اس پاک جوہر کو شرارت یا تعصب کی کدورت سے مکدر نہ کر دے۔ نیک طبع حکام کو اللہ تعالیٰ تائید غیبی سے بعض ایسے امور میں جن میں حق و باطل پوشیدہ ہوتا ہے حق ظاہر کر دیتا ہے اور فراست صحیحہ سے وہ اس امر کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ پھر ان کو دلائل کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 542)

اخلاص کا تقاضا ہے کہ کام کرنے اور تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہماری جماعت میں میں دیکھتا ہوں بہت لوگ اخلاص سے کام کرنے والے ہیں مگر افسوس کہ کئی ایسے ہیں جو کام کا تجربہ نہیں رکھتے۔ اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ تجربہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ یہی سمجھتے ہیں کہ صرف اخلاص کافی ہے۔ مثلاً کسی صیغہ کا افسر یا ہیڈ کلرک یا مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر یا قاضی یا مولوی جو کام پر مقرر کیا جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میرے جوش سے کام ہو جائے گا حالانکہ خالی جوش سے یہ تو ممکن ہے کہ نقصان ہو جائے مگر کامیابی نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں کسی نے ریچھ پالا ہوا تھا۔ اس کی ماں بیمار تھی۔ وہ کسی کام کو باہر گیا اور ریچھ کو بتا گیا کہ مکھیاں اڑاتا رہے۔ ریچھ نے کچھ دیر تو یہ کام کیا لیکن جب دیکھا کہ ایک مکھی بار بار بیٹھتی ہے تو بڑا پتھر اٹھا کر دے مارا جس سے بیچاری وہ عورت بھی مر گئی۔ تو خالی اخلاص بعض اوقات مہلک ہو جاتا ہے۔

میں جب بیماری کی وجہ سے بمبئی گیا تو ہماری چھوٹی لڑکی جو بیمار تھی اسے ایک عورت سمندر کے کنارے کھلانے کے لئے لے گئی۔ وہاں اسے پیاس لگی تو اس نے سمندر کا پانی پلا دیا۔ جس سے وہ فوت ہو گئی۔ اس نے تو اپنی طرف سے اخلاص سے ہی کام کیا مگر وہ مفید نہ ہوا۔ تو بہت لوگ ایسے ہیں جو صرف اخلاص کو کافی سمجھتے ہیں اور کام کرنے کی قابلیت نہیں پیدا کرتے۔ اس وجہ سے بہت سے کام ادھورے اور ناقص رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ کام اگر کسی ہندو یا اور کسی مذہب کے آدمی کے سپرد کیا جائے تو اچھی طرح چلے کیونکہ وہ تجربہ سے اور سوچ سمجھ کر احتیاط سے کرے گا۔ پس اگر کوئی شخص اپنے متعلقہ کام کو عمدگی سے نہیں کرتا اور اپنی ناتجربہ کاری سے سلسلہ کو نقصان پہنچاتا ہے تو وہ محض اپنے اخلاص سے اس کی سزا سے نہیں بچ سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ اس سے یہ بھی تو پوچھے گا کہ کیا تمہارا اخلاص یہ نہ چاہتا تھا کہ تجربہ حاصل کرو اور کام کو عمدہ سے عمدہ طریق سے کرو۔ تو جس کو سچا اخلاص ہوگا وہ کام سیکھنے اور تجربہ حاصل کرنے کی کوشش بھی کرے گا کہ اخلاص کا یہی تقاضا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ جاہل لوگ جو حکیموں سے نسخہ لکھاتے ہیں وہ اوروں سے پڑھا کر پوچھتے ہیں کہ کیا اس میں کوئی چیز خراب یا نقصان رساں

باقی صفحہ 7 پر

تم اپنے مولا کی جناب میں تضرّع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب نکاح

○ مکرمہ امتہ الحی صاحبہ بنت مکرم شاہد احمد صاحب اسلام آباد کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم سہیل احمد پاشا صاحب ابن مکرم نسیم احمد صاحب طاہر۔ حال جرمنی بعوض دس ہزار جرمن مارک حق مہر مورخہ 30- اگست ۹۶ء بروز جمعہ بیت الذکر اسلام آباد میں مکرم تنویر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ عزیزہ امتہ الحی حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی-اے، بی-ٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پوتی اور دولہا، عزیز سہیل احمد پاشا حضرت مولوی عطا محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے نواسے ہیں۔

خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو مثمر بثمرات حسنہ اور ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ولادت

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت ربوہ لکھتے ہیں۔

عزیزم ملک محمود احمد صاحب طارق ابن برادرم ملک منیر احمد صاحب طاہر راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے 4- ستمبر ۹۶ء کو پہلی بچی عطا کی ہے جو وقف نو میں شامل ہے اور حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نادیہ درثمین نام عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم میاں رفیق احمد صاحب انجینئر دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کی نواسی اور مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف گنج مغل پورہ کی پڑپوتی ہے۔ بچی کی درازی عمر اور نیک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انجینئر محمد امجد صاحب ابن کرنل (ر) بشارت احمد صاحب لاہور کینٹ کو مورخہ 12- اکتوبر ۹۶ء کو دو لڑکوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام ایمان بنت امجد رکھا گیا ہے۔

عزیزہ نومولودہ حضرت ملک رسول بخش آف ڈیرہ غازی خان رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی اور مکرم ڈاکٹر مبارک محمود صاحب برلاس لاہور کینٹ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک، صالحہ اور خادمہ دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد صدیق صاحب میمن سابق قائد علاقہ سکھر کی والدہ صاحبہ شدید بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد	روزنامہ
2 روپے 50 پیسے	مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	الفضل ربوہ

17- اخاء 1375 ہش　　17 - اکتوبر 1996ء

صدقِ دل اور عزم محکم

گناہ مضرت کا باعث ہے اور سزا کا مستحق بنا دیتا ہے اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ توبہ کی جائے تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ گناہ کے نتائج یعنی اس کی سزا سے بچنے کے لئے دعا کی جائے۔ اور اگر گناہ کرنے کے بعد سچے دل سے توبہ کرلی جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ جو غفور الرحیم ہے توبہ کو قبول کرتے ہوئے گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے۔

پس اس معافی کے نتیجہ میں انسان کو یہ توفیق بھی ملتی ہے کہ وہ آئندہ گناہ سے بچا رہے۔ خاص طور پر اس گناہ سے جس کی اس نے معافی مانگی ہے۔ جس کے لئے اس نے توبہ کی ہے۔ اور توبہ کرتے وقت ہی تو یہ اقرار کرنا پڑتا ہے یا دل میں یہ عزم ہونا لازمی ہے کہ آئندہ اس گناہ میں ملوث نہیں ہوں گا۔ اپنی کمزوری کی وجہ سے ملوث ہو جائے تو اور بات ہے لیکن دعا کرتے ہوئے اسے یہ عزم رکھنا چاہئے کہ آئندہ اس گناہ کے قریب نہیں جائے گا۔ اگر وہ ایسا کرلے تو اس گناہ کی مضرت رسانی سے بچ سکتا ہے۔

اسی طرح اگر وہ اپنے تمام گناہوں کی معافی مانگے اور سچے دل سے معافی مانگے اور اس عزم کے ساتھ معافی مانگے کہ وہ ان گناہوں میں کبھی ملوث نہیں ہو گا تو اس کی زندگی پاک سے پاک تر بن سکتی ہے۔ اس کا رجحان نیکیوں کی طرف بڑھے گا اور ایک نیکی کے بعد دوسری اور پھر دوسری کے بعد تیسری کرنے کی اسے توفیق ملے گی۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے صدق سے کام لیا جائے اور عزم محکم سے۔ خدا تعالیٰ تو انسان کو بہتر ہی دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اس کی بہتری کے لئے کرتا ہے اور وہ اس انسان کو خاص طور پر پسند کرتا ہے جو گناہوں سے بچے اور نیکیاں کرے اور جس کی زندگی پاکیزہ ہو۔

پس جو شخص بھی اپنی زندگی کو پاکیزہ بنانا چاہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے اور چونکہ پاکیزہ بنانے کا ایک طریق یہ ہے کہ انسان گناہ سے دور رہے اور نیکیاں کرے اس لئے خدا تعالیٰ ہر اس شخص کو اس کی توفیق دے دیتا ہے جس کے دل میں یہ خواہش دعا کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔ اور اس طرح انسان ہلاکت سے بچ جاتا ہے۔ گناہ کرنے کے بعد توبہ کے قبول کئے جانے کی امید بھی ایک بہت بڑی بات ہے۔ اگر انسان کو یہ امید ہی نہ ہو کہ اس کا گناہ معاف کیا جا سکتا ہے' دعا کے ذریعے وہ اس کی سزا سے بچ سکتا ہے تو وہ دعا ہی نہ کرے گا۔ اور اگر وہ دعا نہیں کرے گا تو خدا سے اور بھی دور ہوتا چلا جائے گا۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ دعا کی قبولیت کا یقین ہو اور گناہ کے سرزد ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جائے اور معافی اس صدق اور عزم محکم کے ساتھ مانگی جائے کہ پھر اس گناہ کے کرنے سے گریز کرتا رہے گا۔ جب جب بھی گناہ سرزد ہو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور دعا یہی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ یہ بھی توفیق دے کہ آئندہ گناہ سرزد نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔

پھولوں کی زندگی ہے ترو تازگی کا نام
مرجھا کے' رنگ و بو سے وہ محروم ہو گئے
راہِ فنا میں اور بھی تھا ایک مرحلہ
بکھریں جو پتیاں تو یہ معدوم ہو گئے

ابو الاقبال

○

میں نے صدیوں کو بدل کر لمحہ کر دیا
اپنا لمبا راستہ اس طرح چھوٹا کر دیا
میرا چہرہ دیکھ کر ہر شخص کو اپنا لگا
مَیں نے یوں تبدیل اِن ذہنوں کا نقشہ کر دیا
ذہن و دل پلٹتے رہے ہیں زلزلوں کی کوکھ میں
گردشِ حالات کو یوں میں نے سیدھا کر دیا
جن کی گردن تن گئی تھی' ہو گئے وہ سرنگوں
سر جُھکا کر میں نے اپنے سر کو اونچا کر دیا
"راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا"
ہر قدم پر جھوٹ نے جھوٹوں کو جھوٹا کر دیا
ہر غلاظت روح کی پاکیزگی پر داغ تھی
گدلے پانی سے نہا کر جسم میلا کر دیا
پھر کریں ظلمت کدوں میں روشنی کا اہتمام
بے بصر لوگوں نے قندیلوں کو اندھا کر دیا
پھینک کر طوفاں میں مجھ کو' اپنی آنکھیں موند لیں
درمیانِ قعرِ دریا ایک پردہ کر دیا
تھی مجھے صحرا میں ان کے نقشِ پا کی جستجو
آندھیوں نے ضد میں آکر سب صفایا کر دیا
کس سے پوچھوں میں نسیم اپنی گلی کا راستہ
لوگ یوں نکلے گھروں سے گھر کو صحرا کر دیا

نسیم سیفی

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ای این ٹی

سپیشلسٹ اور سکن سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر ملک مسعود احمد صاحب ENT سپیشلسٹ اور مکرم ڈاکٹر عبد الرفیق سمیع صاحب سکن سپیشلسٹ 25- اکتوبر 96ء بروز جمعہ صبح 8 تا 12 بجے اور 3 تا 5 بجے شام متعلقہ مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت مند احباب ڈاکٹر صاحبان کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔"

(ایڈ منسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے۔ اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔ جو اس طرح جھکتا ہے۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ ادیان عالم

کفارِ مکہ کے مظالم

ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں جب مکہ میں مسلمانوں پر مظالم ہوئے تو صحابہؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی کہ وہ ہجرت کر کے چلے جائیں۔ مگر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کہیں باہر تشریف لے جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس وقت تک نہیں جا سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ہجرت کی اجازت نہ ملے۔ ان کے چلے جانے کے بعد ایک دفعہ کفار کے مختلف قبائل نے یہ منصوبہ کیا کہ ہم سب مل کر آج رات محمد رسول اللہ ﷺ پر حملہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں۔ رسول کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا علم ہو گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بستر اپنے چچازاد بھائی حضرت علیؓ جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹوں کی طرح پالا تھا اور جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی شادی ہونے والی تھی لٹا دیا اور خود حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ غار ثور کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جہاں تک دنیوی اسباب کا سوال ہے۔ اس رات جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹتا اس کا مارا جانا قطعی تھا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس دن بہرحال کسی اور کی قربانی پیش کرنی تھی۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ کا حکم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے باہر تشریف لے جائیں۔ پس چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہرحال جانا تھا اس لئے اب کسی دوسرے کی قربانی کا ہی سوال ہو سکتا تھا۔ یہی ہو سکتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور سے کہتے کہ میرے بستر پر لیٹ جاؤ۔ اور ایسا حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر صحابیؓ کو دے سکتے تھے۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہ تھا کہ فصل لربک وانحر O اے محمد رسول اللہ ﷺ! تو خود اپنی قربانی پیش کر اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز کسی اور کی قربانی پیش نہیں کی، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائی اور روحانی بیٹے اور داماد حضرت علیؓ سے کہا کہ تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ۔ یہ اور بات ہے کہ عین موقع پر دشمن کو پتہ لگ گیا کہ رسول کریم ﷺ نکل گئے ہیں۔ اور اب ان کے بستر پر کوئی اور شخص لیٹا ہوا ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے حضرت علیؓ کو نہیں مارا۔ لیکن غالب خیال کیا تھا؟ غالب خیال یہی تھا کہ وہ اچانک اندھیرے میں جب اندر داخل ہوتے تو حضرت علیؓ کو رسول کریم ﷺ سمجھ کر مار دیتے۔ بہرحال اس روز رسول کریم ﷺ نے وانحر کے حکم کی تعمیل میں کسی اور کو قربانی کے لئے پیش نہیں کیا بلکہ اپنے داماد اور اپنے چچازاد بھائی کو پیش کیا۔ اور اس قربانی کے لئے پیش کیا جس میں ان کی جان جانے کا سو فیصدی احتمال تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا لیا۔ پھر بعد میں جو لڑائیاں ہوئیں ان میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اور صحابہؓ نے اپنے آپ کو جس رنگ میں قربانی کے لئے پیش کیا ہے وہ بے مثال ہے۔

رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد ایک دن کسی نے صحابہؓ سے پوچھا کہ آپ میں سے سب سے بڑا بہادر کون تھا؟ انہوں نے کہا۔ ہم میں سے سب سے بڑا بہادر وہ شخص ہوا کرتا تھا جو رسول کریم ﷺ کے پاس کھڑا ہو۔ اس لئے کہ دشمن کا سارا زور اس بات پر صرف ہوتا تھا کہ وہ کسی طرح رسول کریم ﷺ کو مار ڈالے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہی شخص کھڑا ہو سکتا تھا جو نہایت جری اور دلیر ہو۔ اس سے پتہ لگ سکتا تھا کہ سب سے زیادہ خطرہ رسول کریم ﷺ رہتا تھا۔ اسی لئے صحابہؓ بار اصرار کرتے تھے کہ آپ لڑائی میں نہ جائیں۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ایسا نہیں ہو سکتا۔

پھر ابتدائی زمانہ میں جو لڑائیاں ہوئیں ان میں رسول کریم ﷺ کے ایک چچا شہید ہوئے۔ انہی لڑائیوں میں حضرت علیؓ کو متواتر شامل ہونا پڑا۔ حضرت جعفرؓ بھی انہی لڑائیوں میں شہید ہوئے۔ غرض متواتر رسول کریم ﷺ نے اپنی اور اپنے خاندان کی قربانی پیش کی۔ اور بعض دفعہ تو اس طرح پیش کی کہ بڑے بڑے عیسائی مورخ بھی حیرت زدہ ہو کر رہ جاتے ہیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

طائف والوں کو تبلیغ

مدینہ کی طرف ہجرت سے تھوڑا پہلے جب حضور ﷺ نے محسوس کیا کہ مکہ والے کما حقہ، میرے پیغام پر توجہ نہیں دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے جانب جنوب مشرق چالیس میل کے فاصلہ پر طائف میں تشریف لے گئے۔ یہ علاقہ بہت سرسبز اور زرخیز تھا۔ یہاں خوشحال لوگ آباد تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس دن یہاں ٹھہر کر گھر گھر خدا کا پیغام پہنچایا۔ آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کے رئیس عبد یالیل کو اسلام کی دعوت دی لیکن اس بدبخت نے استہزاء کا رویہ اختیار کیا اور کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے چلے جائیں۔ اس نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ شہر کے آوارہ اوباش نوجوانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگا دیا۔ انہوں نے جھولیوں میں پتھر بھر لئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آوازے کسنے اور پتھر برسانے شروع کئے۔ اس سنگ باری سے حضور کا جسم لہولہان ہو گیا۔ تین میل تک یہ نادان حضور کا تعاقب کرتے رہے۔ طائف سے تین میل کے فاصلہ پر مکہ کے ایک رئیس عتبہ کا باغ تھا اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ لی۔ ظالم طائف کو واپس ہو گئے۔ حضور نے درخت کے سائے میں کھڑے ہو کر اپنے پروردگار سے عرض کیا۔

"اے اللہ میں اپنی کمزوری اور قلت تدبیر اور لوگوں کے بالمقابل اپنی بے بسی کی تیرے حضور شکایت کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے! کمزوروں کا تو ہی مولا ہے۔ میرا تو ہی کارساز ہے تو مجھے کس کے سپرد فرمائے گا۔ پروردگار! کیا تو نے دشمن کے سپرد میرا معاملہ کر دیا ہے۔ اگر تو مجھ پر ناراض نہیں تو مجھے ان تکالیف کی پرواہ نہیں کہ تیرا دامن عافیت میرے لئے وسیع ہے۔ مجھے قسم ہے تیرے روشن چہرہ کی جس سے ظلمات دور ہوئیں اور دین و دنیا درست ہو گئی۔ تو مجھ سے ناراض نہ ہو مجھے تیری رضا درکار ہے اور تیرے علاوہ کسی کو کوئی قوت اور طاقت نہیں۔"

عتبہ اور شیبہ نے دیکھا تو قبیلہ داری اور قومیت کا احساس ہوا۔ انہوں نے اپنے غلام عداس کے ہاتھ کشتی میں لگا کر کچھ انگور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کئے۔ یہاں حضور نے خون دھویا۔ کچھ دیر آرام فرمایا۔ پہاڑوں کا فرشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔

"اگر حکم دیں تو پہاڑوں کو باہم ٹکرا دوں اور ان کے درمیان آباد اس بستی کو پیس کر رکھ دوں۔"

لیکن رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں" اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے۔ یہ جانتے نہیں۔ اور فرمایا "ایک دن آئے گا۔ یہ لوگ مجھے قبول کریں گے۔"

الغرض خدا کا برگزیدہ رسول ﷺ ہر دور میں خدا کا پیغام پہنچاتا رہا۔ افراد نے آپ کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا۔ پھر قبائل میں اسلام پھیلنے لگا۔ وفود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے لگے۔ تبلیغی وفود باہر جانے شروع ہوئے۔ دیار و امصار میں اسلام کا سورج چمکنے لگا۔ بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے۔ خدا کے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیئس سال تک خدا کا پیغام پہنچایا۔ ہر حالت میں تبلیغ کی۔ ہر طبقہ میں تبلیغ کی، ہر زمانہ میں کی۔ اور لاکھوں کے مجمعے نے بآواز بلند کہا۔ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے پیغام کو من و عن پہنچایا۔ نرمی سے پہنچایا۔ محبت سے پہنچایا۔ کسی کو اچھا لگے یا برا۔ تبلیغ بند نہ کی۔ تبلیغ میں کوئی سودابازی نہ کی۔ ایک بار مخالفین نے کہا اس وحی میں سے کچھ حصہ برا لگتا ہے بدل دیں۔ تو خدا کی طرف سے آپ کو یہی جواب آیا کہ "اے رسول انہیں کہہ دے یہ میرا اختیار نہیں۔ یہ میری مرضی نہیں۔ یہ خدا کی وحی ہے جس کا پہنچانا میرا فرض ہے۔ اور میری ساری زندگی اس کی دلیل ہے کہ میں نے اس بارہ میں کبھی سودابازی نہیں کی۔

ایک اچھی بات

اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیے اس کی خاطر داری کرنی چاہئے اس کی دلجوئی کرنی چاہیے مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیے اولاد کیا بنا سکتی ہے خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے

سچ کی خاطر

حضرت ماسٹر عبد الرحمان صاحب سابق مہر سنگھ فرماتے ہیں:-

مولوی فضل دین صاحب وکیل ہائی کورٹ مجھے (ریلوے) سٹیشن لاہور کے پلیٹ فارم پر ملے فرمانے لگے کہ ہم نے ایک ایسی بات دیکھی جو دوسرے کسی انسان میں نہیں دیکھی اور وہ یہ ہے کہ میں نے مرزا صاحب کو مشورہ دیا تھا کہ عبد الحمید کے قادیان آنے کا اقرار نہ کریں پھر مقدمہ فوراً خارج ہو جائے گا۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ میں سچائی کو کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر تم لوگ میری وکالت نہیں کر سکتے تو نہ کرو۔

(از مولف) مولوی فضل دین صاحب وکیل غیر احمدی تھے۔ ان کا اس بارہ میں مفصل بیان الحکم 14۔ نومبر 1934ء میں مطالعہ کے قابل ہے۔

ایک شخص نے ایک مجلس میں حضرت صاحب کی مخالفت شروع کی تو مولوی فضل دین صاحب نے نہایت جوش میں کہا کہ میں مرزا صاحب کی عظیم الشان شخصیت اور اخلاقی کمال کا قائل ہوں۔ بڑے بڑے نیک لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ قانونی مشورہ پر انہوں نے اپنا بیان تبدل کر لیا۔ صرف مرزا صاحب کو ہی میں نے ایسا پایا ہے کہ جنہوں نے سچ کے مقام سے قدم نہیں ہٹایا۔ میں نے مارٹن کلارک کے مقدمہ میں ایک قانونی بیان تجویز کیا اور کہا کہ ملزم کا بیان حلفی نہیں ہوتا۔ مرزا صاحب نے بیان پڑھ کر کہا کہ اس میں تو جھوٹ ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو اجازت نہیں دی کہ ملزم جھوٹ بول لے۔ میں نے کہا کہ آپ جان بوجھ کر اپنے آپ کو بلا میں ڈالتے ہیں۔ تو مرزا صاحب نے کہا کہ جان بوجھ کر بلا میں ڈالنا یہ ہے کہ میں قانونی بیان دے کر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے خدا کو ناراض کر لوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ اس وقت مرزا صاحب کے چہرے پر ایک خاص جلال اور جوش تھا۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ میں نے کبھی وہم بھی نہیں کیا کہ آپ کی وکالت سے فائدہ ہو گا میرا بھروسہ تو خدا پر ہے جو میرے دل کو دیکھتا ہے۔ میرا بیان آپ کے قانونی بیان سے زیادہ موثر ہو گا۔ اگر بالفرض دنیا کی نظر میں انجام اچھا نہ ہو یعنی مجھے سزا ہو جائے تو میں خوش ہوں گا کہ میں نے اپنے رب کی نافرمانی نہیں کی، خدا کی عجیب قدرت ہے کہ مرزا صاحب اپنے بیان پر بری ہو گئے۔ میرے دل میں ان کی بہت بڑی عظمت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

فرماتی ہیں ...

مریم صدیقہ کہتی ہیں کہ کچھ ذکر حبیب پر لکھوں۔ یہ ذکر عزیز حبیب ہے مگر سوچتی ہوں کہ بارہا لکھ چکی ہوں۔ حضرت منجھلے بھائی صاحب کو بھی کچھ روایات لکھ کر دیں اور حضرت چھوٹے بھائی صاحب کو بھی۔ کچھ خود لکھیں کچھ اکثر زبانی سنائیں۔ اب حیران ہوں کہ کیا لکھوں۔ بہت باتوں کی تکرار ہوگی۔

میری عمر کے گیارہ سال دو ماہ اور 24 روز کل حضرت بانی سلسلہ کی حیات مبارک میں گزرے تھے اس عمر کے بچوں کو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ یہ بچپن کی یادیں جو اکثر ذاتی باتیں لوگوں کے لئے معمولی مگر میرے لئے بیش بہا خزانہ ہیں جو بھی یاد ہے۔ بہت صاف اور سب میرے دل پر نقش ہے گویا اس وقت بھی دیکھ رہی ہوں' سن رہی ہوں۔ آپ کا بات کرنا' اٹھنا بیٹھنا' سونا' سوتے میں کروٹ لینا' ٹہلنا لکھنا غرض سب کچھ دل پر نقش ہے۔ حالانکہ پڑھنے میں بھی وقت گزرتا بڑا حصہ دن کا اور پھر کھیلنا بھی مگر جب بھی موقع ہوتا میں ضرور وہ وقت حضرت بانی سلسلہ کے پاس گزارنا پسند کرتی تھی۔ کاش کہ اور زیادہ موقع ملتا۔ اکثر چھوٹی باتیں بھی آپ سے پوچھ لیتی تھی۔

ایک شام آسمان پر ہلکے ہلکے ابر میں خوبصورت رنگ برنگ کی دھنک دیکھ کر ہم سب بچے خوش ہو رہے تھے۔ آپ اس وقت صحن میں ٹہل رہے تھے جو بعد میں ام ناصر کا صحن کہلاتا رہا ہے میں نے کہا یہ جو کمان ہے اس کو سب لوگ (پنجابی میں) "مائی بڈھی کی پینگ" کہتے ہیں اس کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا اس کو عربی میں "قوس قزح" کہتے ہیں مگر تم اس کو "قوس اللہ" کہا کرو۔ نیز فرمایا کہ "قوس قزح" کے معنی شیطان کی کمان ہے۔ یہ بات مجھے ہمیشہ یاد رہی ہے۔

ہمارے بچپن میں ایک کھلونا آتا تھا لک اینڈ لاف Look and Laugh دوربین کی صورت کا۔ اس میں دیکھو تو عجیب مضحکہ خیز صورت دوسرے کی نظر آتی تھی۔ جب یہ کھلونا لاہور سے کسی نے لا کر دیا آپ کو یہ چیز میں نے دکھائی۔ آپ نے دیکھا اور تبسم فرمایا۔ کہا اب جاؤ دیکھو اور ہنسو کھیلو۔ مگر دیکھو یاد رکھنا میری جانب ہرگز نہ دیکھنا۔ سب والدین بچوں کو تہذیب سکھانے کو ادب بڑوں کا سکھاتے ہیں مگر یہ ایک خاص بات تھی۔ اللہ تعالیٰ کا پیارا مؤدب بن کر بھی آتا ہے اور خود اس کو اپنا ادب بھی اپنی ذاتی شخصیت کے لئے نہیں بلکہ اس مقام کی عزت کے لئے جس پر اس کو کھڑا کیا گیا اس ذات پاک و برتر کے احترام کی وجہ سے جس نے اس کو خاص مقام بخشا جس کی جانب سے وہ بھیجا گیا سکھانا پڑتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کی زبان میں معجزانہ اثر تھا۔ آپ نہ بات بات پر ٹوکتے نہ شوخیوں پر جھڑکنے لگتے بلکہ انتہائی نرمی سے فرماتے کہ یوں نہ کرو۔ جس بات سے آپ نے منع کیا مجھے یاد نہیں کہ کبھی بھول کر بھی وہ بات پھر کی ہو۔ اب تو ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھ مغزپچی کرو بچے ہیں کہ چکنے گھڑے ہیں اثر ہی نہیں ہو چکتا یا والدین کی زبانوں میں اثر نہیں رہا۔ وہ پیار بھری زبان معجز بیان کہ ایک بار کہا پھر عمر بھر کو اس بات سے طبیعت بیزار ہو گئی۔ مجھے اور مبارک احمد کو قینچی سے کھیلتے دیکھ کر تنبیہہ فرمائی کیونکہ قینچی کی نوک اس وقت میں نے مبارک احمد کی طرف کر رکھی تھی۔ فرمایا کبھی کوئی تیز چیز قینچی' چھری' چاقو اس کے تیز رخ سے کسی کی طرف نہ پکڑاؤ۔ اچانک لگ سکتی ہے۔ کسی آنکھ میں لگ جائے کوئی نقصان پہنچے تو اپنے دل کو بھی ہمیشہ پچھتاوا رہے گا اور دوسرے کو تکلیف یہ عمر بھر کو سبق ملا اور آج تک یاد ہے۔

ایک دفعہ کسی خاندان کے لڑکے نے کہا تھا اتنی سی بات پر آپ کیوں روکتی ہیں۔ کبھی اس رخ سے کسی نے پکڑا دی تو کیا ہو گیا۔ میں نے اس کو بتایا کہ ہمیں تو حضرت بانی سلسلہ کا دیا ہوا سبق یاد ہے وہی دہرائیں گے۔

میں اور مبارک احمد آپ کے پاس ہی پلنگ پر بیٹھے کھیل کھیل میں ایک دوسرے کو ٹانگیں مار رہے تھے لڑائی نہیں تھی کیونکہ ہم دونوں کا آپس میں بہت پیار تھا۔ فرمایا کشتی کرو بے شک کھیلو مگر (میری طرف خصوصاً دیکھ کر کہ) لڑکوں کے بدن کا ایک حصہ ایسا نازک ہوتا ہے کہ ذرا سخت چوٹ لگ جائے تو موت کا ڈر ہوتا ہے۔ تم دونوں کھیلو مگر خیال رکھو کہ کسی نازک جگہ کسی کو چوٹ نہ آئے۔ اس بات سے بھی آپ نے روکا ہوا تھا کہ کبھی ڈھیلا پتھر کسی کی جانب نہ پھینکو کسی کے بے جگہ لگ جائے۔ کسی کی آنکھ ہی پھوٹ جائے۔ سر پھٹ جائے۔ اس کا ہمیشہ خیال رہتا تھا اور ہمیشہ بچوں کو اس امر پر روکا ٹوکا ہے۔ اپنے مبارک احمد نے ایک دفعہ مجھے کہا۔ آپا آکر میرے ساتھ کھیلو۔ نہ پڑھو۔ اس وقت میں اور صالحہ بیگم جو بعد میں چھوٹی ممانی جان بنیں ہم پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا ابھی نہیں۔ مبارک احمد نے ایک ڈھیلا کھینچ مارا۔ حضرت بانی سلسلہ اس وقت "حجرہ" میں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے مبارک احمد کے ڈرانے کو کہا۔ بتاتی ہوں ابا کو۔ میں نے حضرت بانی سلسلہ کو کہا۔ دیکھیں مبارک نے ڈھیلا اٹھا کر ہماری طرف مارا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو لاؤ یہاں میرے پاس میں نے آکر کہا چلو مبارک ابا بلا رہے ہیں۔ اس نے کہا اچھا۔ مگر آپا تم آگے آگے چلو میں پیچھے پیچھے چلوں گا۔ جب میں قدم بڑھاؤں پلٹ کر دیکھوں تو مبارک اکڑوں بیٹھ جائیں۔ مجھے ہنسی آگئی۔ بات گئی گزری۔ آپ سے کہہ دیا کہ مبارک اب نہیں کرے گا۔ اس طرح میرا اور مبارک کا بچپن میں بہت پیار تھا۔ ہم کبھی نہ لڑے نہ جھگڑے۔ وہ مجھے آکر پیار سے لپٹ جاتا تو آپ فرماتے تھے ان دونوں کے نام میں صرف "ہ" کا فرق ہے اس لئے بہت پیار ہے ان میں۔

ایک دفعہ صوفی غلام محمد صاحب غالباً علی گڑھ میں پڑھتے تھے۔ کسی امتحان شاید بی۔اے میں فیل ہوئے۔ خبر آئی۔ آپ نے افسوس سے ذکر فرمایا۔ میں پاس بیٹھی تھی میں سن کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ نے فراست سے میرا ارادہ بھانپ لیا اور فرمایا تم عائشہ (بیوہ مولوی عبدالکریم جن سے ان کا نکاح ہو چکا تھا منسوب تھیں) کو بتانے جا رہی ہو۔ یہ بری خبر ہے تم کیوں بری خبر بتاؤ کوئی اور بتا دے گا۔ وہ دن اور آج کا دن ہمیشہ بری خبر کسی کو پہنچانے سے اجتناب کیا ہے۔

عزیزہ امۃ السلام کا رشتہ ہمارے بڑے بھائی مرزا سلطان احمد صاحب نے بڑی چاہت سے مانگا تھا۔ مجھے بھی کہا کہ کہو جا کر یہ رشتہ ہمیں ضرور دے دیں۔ حضرت منجھلے بھائی صاحب نے اختیار حضرت امام ثانی بڑے بھائی صاحب کو دے رکھا تھا مگر آپ کو شرح صدر نہیں ہوتا تھا۔ مجھے کہا میرا خیال ہے تم ادھر جا کر جواب انکار میں ہی ان کو دے آؤ مجھ سے لکھ کر نہیں دیا جاتا (بڑے بھائی کا لحاظ اور خاطر ملحوظ تھا) میں نے کہا ان کو رنج ہوگا مجھے کسی کو بد خبر پہنچانے سے حضرت بانی سلسلہ نے بچپن میں روکا تھا میں نہیں کہوں گی کسی اور سے کہلوا دیں۔ پھر وہ رشتہ بعد میں ہو گیا تھا۔ مگر حضرت بڑے بھائی صاحب کو امۃ السلام بہت پیاری تھیں ان کو خوف تھا کہ کسی وقت اس کو تکلیف نہ پہنچے۔

حضرت اماں جان بہت زیادہ شفقت و محبت فرماتی تھیں مگر آخر ماں تھیں وہ تربیت اپنا فرض جانتی تھیں کبھی کبھی کہتی تھیں کہ اتنی ناز برداری لڑکیوں کی ٹھیک نہیں ہوتی نہ معلوم کسی کی قسمت کیسی ہو۔ آپ فرماتے "تم فکر نہ کرو خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے" یہ الفاظ آپ کے مجھے یاد ہیں۔

اکثر میرے رونے نہلانے کے وقت میں چیخ کر ابّا کو پکارتی۔ آپ کہتے نہ تنگ کرو۔ آپ فرماتیں "لڑکی ذات ہے بدن نہیں کہنیاں کالی رہ جائیں گی۔ آپ فرماتے نہیں رہے گی کالی۔ چھوڑ دو۔ کبھی فرماتے کہ لڑکی ہے آخر ہمارے پاس چند دن کی مہمان ہے یہ کیا یاد کرے گی۔ یہی خاص خیال اور ناز برداری کا اثر بھائیوں نے لیا تھا۔ ایک بات کوئی ذرا سی بات بھی ایسی یاد نہیں کہ کسی بھائی نے ستایا ہو۔ حضرت بڑے بھائی صاحب کو تو میں بچپن سے ہی حضرت بانی سلسلہ کی جگہ جانتی تھی۔ جس وقت آپ موجود نہ ہوتے ان کے پاس فریاد کی اور انہوں نے فوراً میرا کہنا کیا۔ میری یادوں کا زمانہ حضرت بانی سلسلہ کی نسبتاً کمزوری کا زمانہ تھا۔ اکثر چکروں کا دورہ ہوتا مگر آپ کی ان تھک محنت کی مثال نہیں ملتی۔ باہر جانا ہے۔ عبادات میں جانا ہے۔ مگر اس وقفہ میں آپ برابر تحریر کا کام کرتے رہتے۔ اتنی مصروفیت اتنے کام پھر خدمت و غم دین کا بار کاندھوں پر اپنے مشن کی اہمیت کا اندازہ آپ سے بڑھ کر کس کو ہوگا۔ کام اور عشق صادق کا کام۔ ایمان کامل سچی لگن کا کام پھر سوچنا چاہئے کہ کتنا بڑا بار ہوگا جو باوجود اس امر پر ایمان کے کہ میرا مولا میرا معین و نصیر ہے مگر جتنا ایمان و یقین جتنا عشق کا درجہ بڑھا ہوا اتنا ہی احساس ذمہ داری اور لگن زیادہ ہوتی ہے مگر آپ تھے کہ دل میں یاد یار اور ہاتھ کار دوست میں دماغ بھی اس تصور میں ہے ہر لمحہ پھر بھی اس کے مقرر کردہ انسانی حقوق و فرائض ہمیشہ احسن طریق سے بشاشت سے ادا فرمائے۔ حضرت (اماں جان) کا انتہائی خیال ہے۔ ہر طرح (بے انتہا قدر تھی حضرت اماں جان کی آپ کے دل میں) بچوں پر شفقت ان کی ناز برداری اپنے مہمانوں اپنے پروانوں کا جو گھر بار چھوڑ کر اکثر دنیا کے سارے رشتے توڑ کر اس شمع فروزاں کے گرد جمع تھے ہر ضرورت کا ہر وقت خیال رکھیں۔ سوچیں تو صاف نظر آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاص عطا کردہ روح کام کر رہی تھی۔ سبھی کو وقت دیتے تھے۔ کوئی دوا مانگنے آ رہا ہے آپ کام کرتے کرتے دوا دے رہے ہیں حتیٰ کہ ہندو عورتیں بھی اندر آجاتیں۔ کوئی دوا مانگتی کوئی اپنے کاکے کے سر پر ہاتھ پھیرنے کو کہتی کوئی کچھ۔ بہت کچھ یاد ہے کچھ لکھ چکی ہوں۔ میرا پلنگ بستر پاس بہت قریب ہی ہوتا تھا اور اکثر میری آنکھ رات کو کھلتی اور دیکھتی کہ آنکھیں بظاہر بند ہیں مگر لبوں پر درود اور ذکر الٰہی جاری ہے۔ مجھے پہچان ہو گئی تھی۔ آپ کے لبوں کی حرکت پہچان لیتی اور ہلکی سی آواز بھی سن لیتی۔ سرہانے موم بتی کی روشنی رکھتے تھے۔ کئی بار دیکھا کہ اٹھے اور لکھا (جو خدائی خبر ہوتی صبح پتہ لگ جاتا تھا) پھر لیٹ جاتے۔

ایک دن دوپہر کو (کھانے سے قبل یا بعد میں ٹھیک یاد نہیں) آپ حجرہ میں آرام فرما رہے تھے حضرت والدہ صاحبہ (حضرت اماں جان) اس وقت باہر احمدی خواتین کے پاس تھیں میں جا کر آپ کے پلنگ پر بیٹھ گئی۔ بیوقوفی سمجھ لیں یا خوش قسمتی میں نے آپ کی پنڈلیوں پر دبانے کی نیت سے ہاتھ رکھ دیا۔ اس وقت آپ سیدھے لیٹے ہوئے تھے یکایک ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی جو بیان میں نہیں آسکتی۔ آپ کی پنڈلیاں تھر تھر کانپنے لگیں' چہرہ پر ایک بہت خاص چمک اور سرخی' پیشانی پر پسینے کے قطرے کھڑے ہو گئے' ہونٹ حرکت کرنے لگے جیسے کوئی غیر مرئی طاقت ان کو جنبش میں لا رہی ہے۔ نہ کوئی تکلیف کی' نہ کرب کی علامت تھی معلوم ہو رہا تھا کہ کسی طاقت کا اس وقت آپ پر تصرف ہے جو ایک خاص روحانی سلسلہ ہے۔ بالکل ایک نوزائیدہ بچے کی طرح کا چہرہ مبارک معصوم نظر آ رہا تھا اس کیفیت کے بعد آپ نے آنکھیں کھولیں اور کاغذ پر لکھا اور مجھے کہا جاؤ اپنے نانا جان کو بلا لاؤ (قریب تھے) اور اپنی اماں کو (وہ مل گئے میں بھاگ کر بلا لائی) آپ نے خاموشی سے وہ کاغذ نانا جان کی جانب بڑھا دیا۔ انہوں نے بلند آواز سے پڑھا۔ وہ یہ خدائی خبر تھی۔

"زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی"

یہ خاص خدائی خبر میں نے پوری کیفیت کے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ دیکھی۔ جب نانا جان پڑھ چکے اور دہرایا گیا پھر آپ نے خود دہرایا ورنہ چند منٹ اس کے بعد آپ خاموش ہی رہے تھے یہ مبارک خبر اور شاندار نزول اور کیفیت تھی جو میں نے دیکھی۔

تمام عالم کے طبیب سارے جہاں کے عالم اور سائنسدان اکٹھے ہو جائیں اور کہیں کہ یہ کیفیت ایک بیمار کی (اللہ پناہ دے) ہو سکتی ہے تو جنہوں نے اس قسم کی خاص کیفیت دیکھی اور آپ کو دیکھا آپ کے کام دیکھے خدا تعالیٰ کے فضل اور نصرت سے ان کے ایمان کو دنیا بھر مل کر بھی ہرگز متزلزل نہیں کر سکتی۔

پشاور میں گزشتہ سال زبانی کچھ باتیں بیان کیں۔ لجنہ نے مجھے بلایا تھا یاد نہیں رہیں سب مگر تین باتیں میں نے بیان کی تھیں وہ بھی میں لکھتی ہوں۔

آپ کی خاص باتیں خدائی خبریں اور ان کا پورا ہونا زمانہ دیکھ چکا ہے اور بہت کچھ دیکھنا باقی ہے۔ دیکھتے رہیں گے اللہ نے چاہا تو تمام دنیا اور نیک نصیب ہدایت بھی پائیں گے۔ باوجود ابلیس کی آخری زور کی کوششوں کے مگر یہ تین معمولی باتیں لکھتی ہوں جو حضرت بانی سلسلہ کی زبان سے نکلیں اور بعد میں ان کو پورا ہوتے دیکھا۔ ضرور ان الفاظ کے زبان پر آنے سے پہلے آپ نے دعا بھی کی ہوگی میرا ایمان ہے کیونکہ آپ ہمہ وقت دعا میں مصروف رہتے تھے۔ آپ نے دعا پر جتنا زور دیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے میں بچہ تھی بالکل چھوٹی جب بھی آپ نے مجھے کہا اور شاید کئی بار کہ جب تم آنکھ کھلے کروٹ لیتی ہو اس وقت ضرور دعا کر لیا کرو میں اٹھ نہ سکوں بیمار ہوں کچھ ہو یہ عادت میری اب تک قائم ہے۔ دعا کرتے کرتے درود پڑھتے نیند آجاتی ہے پھر آنکھ کھلے تو وہی سلسلہ' یہ سب آپ کے الفاظ کی برکت ہے۔ حضرت بڑے بھائی حضرت امام جماعت الثانی کی نسبت کسی گھر کے خیالات سن کر عورتوں میں مشہور ہو گیا کہ شاید وہ لوگ چاہتے ہیں اور رشتہ اس خاص لڑکی سے ہو ہی جائے۔ بڑی بھابھی جان مغموم ہو گئیں کسی سے سن کر اور شاید رو پڑی تھیں کسی نے ذکر کیا تھا۔ میں نے سنا مغرب کے وقت آپ وضو کو اٹھے بھابھی جان نے لوٹا آپ کے ہاتھ سے پکڑ لیا اور پانی ڈالنے لگیں۔ میں پاس کھڑی تھی آپ نے کہا فکر نہ کرو محمودہ میری زندگی میں تم پر سوکن نہیں آ سکتی۔ یہ آپ کے الفاظ تھے کیسے پورے ہوئے الٰہی منشاء پورا ہونا تھا وہ ہو کر رہا مگر آپ کے بعد منجھلی بھابھی جان بیاہی آئیں۔ ذرا شوخ تھیں۔ مائی تابی جس کی حضرت بانی سلسلہ کو بہت خاطر منظور تھی بیمار رہتی۔ برابر دوا دیتے اور بادام کا شیرہ ملتا تھا۔ وہ نیچے بیٹھی تھی۔ منجھلی بھابھی جان نے سردہ کی پھانک کھا کر اوپر سے نیچے پھینک دی اتفاق سے مائی تابی باہر نکل رہی تھیں ان کے سر پر لگی غصہ والی بہت تھیں فوراً منجھلی بھابھی جان کو سر اٹھا کر گھورا اور کہا "اینویں جائیں یاد بجھی جائیں" تھے ٹھیک یاد نہیں۔ یہی الفاظ تھے پنجابی کے جو شاید قدرت اللہ خاں کی بیوی نے آپ کو بتائے۔ آپ کو بہت دکھ پہنچا۔ مائی تابی کو کچھ نہ کہا بلا کر اسی وقت اتنا کہا یہ مائی تابی کو نہیں کہنا چاہئے تھا اس نے سرور سلطان کو بددعا نہیں دی یہ بددعا گویا اس نے میری نسل کو دی۔ مجھے اس بات سے سخت تکلیف پہنچی ہے۔ دعا بھی ضرور فرمائی ہوگی۔ آپ نے ان الفاظ کا نتیجہ ظاہر ہے کہ بفضلہ تعالیٰ انہیں کے بطن کی اولادوں سے حضرت منجھلے بھائی جان صاحب کی نسل چل رہی ہے۔ خدا کرے ان کی نسل سے اور ہم سبھی سے خدا تعالیٰ کے عاشق بندے پیدا ہوتے جائیں اور ہمیشہ ایک سے ہزار ہوتے جائیں۔ آمین۔

میں چھوٹی سی تھی۔ بھائی پیار کرتے ہر کہنا مانتے۔ ادھر حضرت اماں جان کا پیار اور سب سے بڑھ کر حضرت بانی سلسلہ کی نازبرداریاں اور بے حد خیال رکھنا۔ مزاج خراب تھا ایک ساتھ کھیلنے والی بچی نے کہنا نہ مانا میں اس سے روٹھ گئی اور چھوٹے بھائی حضرت مرزا شریف احمد جو ساتھ کھیل رہے تھے میں نے کہا اس سے تم بالکل نہ بولنا میں اس سے نہیں بولتی۔ چھوٹے بھائی صاحب بھول کر بول پڑے۔ میں نے ایک چیخ ماری اور پچھنی کھائی۔ اتنا صدمہ ہوا کہ (رونے میں اکثر بچوں کے سانس رک جاتے ہیں) سانس رک گیا۔ حضرت اماں جان بھاگ کر آئیں گود میں اٹھا کر لائیں دکھ پوچھا کیا ہوا وغیرہ میں نے روتے ہوئے کہا میں ایک لڑکی سے خفا تھی میں نے روکا تھا۔ ہائے میرا بھائی ہو کر اس سے کیوں بولا پھر رونے لگی حضرت اماں جان نے رونا شروع کیا کسی خاص جذبہ کے تحت کیونکہ وہ بے چاری زخم خوردہ تھیں مولویانی صاحبہ (حضرت مولوی عبدالکریم کی بیوی) نے بھی رونا شروع کیا۔ حضرت بانی سلسلہ غالباً عصر کی عبادت کے بعد باہر سے تشریف لائے اور یہ نقشہ آہ و زاری کا دیکھ کر گھبرا گئے اور اب تک مجھے یاد ہے آپ کہہ رہے تھے کیا مبارکہ کو چوٹ لگی اس کو تکلیف ہے بتاؤ۔ حضرت اماں جان نے اسی طرح مجھے گود میں لئے لئے روتے روتے بتایا کہ چوٹ نہیں لگی میں اس لئے رو رہی ہوں کہ یہ بچی جو بھائیوں کے پیار میں کسی کی شرکت برداشت نہیں کر سکتی۔ شریف ایک لڑکی سے بول پڑا جس سے بولنے سے اس نے روکا تھا اور اس کی رو رو کر غشی کی سی حالت ہو گئی۔ ایسی پر اگر سوکن آ جائے تو کس طرح برداشت کرے گی۔

آپ نے فرمایا اور کافی بلند پرجوش مگر تسلی بخش آواز سے کہ:۔

"اس پر ہرگز سوکن نہیں آئے گی اس بات کا کوئی فکر نہ کرو۔"

سامنے چھوٹے بھائی بھورے بھورے بالوں والا سر ہلا ہلا کر کہہ رہے تھے میں تو بھول کر بولا تھا میں تو بھول کر بولا تھا۔ خیر اس وقت میرا دل سب کی یادوں میں ایک خاص درد سے بھر گیا ہے۔

اچھا سلام رخصت خدا حافظ۔

یاد نہ کر دل حزیں بھولی ہوئی کہانیاں"

O ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یادِ رفتگان

لیاقت علی خان

محترم صوفی علی محمد صاحب

میرے ابا جان صوفی علی محمد صاحب 1919ء میں ہندوستان میں ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے تقسیم ہند کے وقت ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں سکونت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوبصورت شکل ' خوبصورت آواز' اور خوبصورت اخلاق سے نوازا تھا۔ اپنے اور بیگانے سبھی آپ کے اخلاق کے معترف تھے۔ آپ بچپن ہی سے دیانت' شرافت اور نیک عادات اور اچھے اخلاق کی وجہ سے اپنے خاندان وحلقہ احباب میں مقبول تھے۔ یہاں تک کہ لوگ آپ کو انہی خوبیوں کی وجہ سے صوفی کے نام سے پکارتے تھے۔ اور اس طرح آپ صوفی کے نام سے مشہور ہو گئے اور یہی لقب آپ کی پہچان بن گیا۔

ابا جان نے 1953ء کے بعد احمدیت قبول کی آپ کا احمدیت قبول کرنے کا واقعہ انفرادی اور دلچسپ بھی ہے۔

ابا جان نے اس کے فوراً بعد اپنے آپ کو وقف کیا اور وقف جدید میں بطور دیہاتی معلم تعینات کئے گئے۔ آپ کی زبان پنجابی تقریر کا ملکہ و تجربہ اور پھر وقت پر اپنی صلاحیتوں کے بھرپور استعمال کا فن ان سب خوبیوں کی وجہ سے آپ ایک کامیاب معلم ٹھہرے۔ اس طرح ابا جان نے علماء کے ساتھ اور اکیلے پاکستان کے طول و عرض اور آزاد کشمیر کے دشوار گزار علاقوں میں تقریباً 12 سال کامیابی سے دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیا اور آپ کو کامیاب داعی الی اللہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

میرے والد باسخا و باوفا تھے۔ دعا گو اور زہد و ورع کی تصویر تھے عبادت گزار' دستور شب خیزی سے آشنا' شگفتہ مزاجی اور حسن مزاح کے مالک کامیاب طبیب اور پنجابی شاعری سے شغف رکھتے تھے اور آپ نے اس فن میں خوب نام کمایا۔ احمدیت کے متعلق نظمیں لکھیں اور انہیں شائع کیا۔ جو جلسہ کے دنوں میں احمدی احباب بڑے شوق سے خریدا اور پڑھا کرتے تھے۔

ابا جان کی زندگی میرے سامنے کھلی کتاب کی مانند ہے۔ گھر میں بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے تمام راز و نیاز کی باتیں مجھ سے ہی ہوا کرتی تھیں۔

آپ تمام عزیزوں و رشتہ داروں سے احسان و محبت کا سلوک رکھتے تھے بھائیوں میں آپ چھوٹے تھے جس وجہ سے سارا خاندان آپ سے محبت رکھتا تھا۔ اور کوئی بھی آپ کی بات نہیں ٹالتا تھا اور نہ انکار کر سکتا تھا۔ آپ ہمیشہ ہر دل کا خیال رکھتے اور کسی کی دل آزاری پسند نہ تھی۔ ابا جان نے ہم بہن بھائیوں سے کبھی سخت کلامی نہ کی۔ ڈانٹ ڈپٹ ناپسند تھی صرف زبانی حد تک تھی۔ بس آنکھ کا رعب تھا جو بات ابا جان کو ناپسند ہوتی آپ کی نگاہ اور موڈ سے اندازہ ہو جاتا تھا۔ اور ہم میں ہمت نہ تھی کہ ان کی پسند کے خلاف کوئی کام کریں۔ آخری وقت تک ان کی ذات کا رعب و پیار قائم رہا۔ مجھے بہت فخر و خوشی ہے کہ ہم ایسے باپ کی اولاد ہیں جس پر خدا کی رحمتیں اور فضل اتنے ہیں کہ گنے نہیں جا سکتے۔ آپ کی ذات میں توکل بہت زیادہ تھا جس کی مثال یہ ہے کہ فروری 1993ء کے مہینہ میں رات آگ لگنے سے ہمارا کلینک صوفی ہومیو شفاخانہ جل کر خاکستر ہو گیا۔ بڑی فکر لاحق ہوئی۔ وہی روزگار تھا اور سارے گھر کا دارومدار بھی اسی پر تھا۔ اس پر اتنا بڑا حادثہ اور اور ابا جان دل کے مریض تمام جاننے والوں کا خیال تھا کہ صوفی صاحب کا کیا ہو گا۔ ابا جان صبح 9 بجے بازار آئے کلینک اجڑا ہوا دیکھا اور مجھے دور اداس اور غمگین بیٹھے ہوئے پایا۔ میرے پاس آئے اور کمال ہمدردی سے پوچھا "کیا ہوا" جواب کیا تھا صاف نظر آ رہا تھا۔ ابا جان سب کچھ جل گیا کچھ باقی نہیں بچا۔ کہنے لگے اٹھو صفائی کرواؤ۔ نئے سرے سے کلینک بناؤ اور فکر مند نہ ہو یہ کام اونچا اڑانے کے لئے ہوتے ہیں اس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ فکر مند نہ ہو اور اللہ کا نام لے کر کام شروع کرو۔ سو مجھے آج بھی ان کا مطمئن چہرہ نظر آ رہا ہے کہ آپ نے ذرہ بھر پریشانی کا اظہار نہ کیا اور نہ مجھے کرنے دیا پھر اس پر اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت اور بہت زیادہ دیا۔

آپ دہلی کے سند یافتہ حکیم حاذق تھے اس طرح آپ طب یونانی اور دانتوں کے علاج کے ماہر تھے۔ لیکن بعد میں جب جدید دور کی جدید طب سے آشنائی ہوگئی تو صرف ہومیو پیتھی کو اپنایا اور دوسری طبوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے آخر دم تک ایک کامیاب ہومیو ڈاکٹر کے طور پر عوام کی خدمت بجا لاتے رہے اس طرح ہزاروں لاکھوں افراد نے آپ کے ماہرانہ مشوروں اور شفا بخش نسخوں سے فیض حاصل کیا اور آج بھی آپ کے لئے دعا گو ہیں۔

ابا جان اخلاص کے پیکر تھے اور سلسلہ سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ امامت سے وابستگی عشق کی حد تک تھی۔ امام جماعت کو اکثر خط لکھتے اور جوابات کو محفوظ کر لیتے اور پھر ہر واقف آدمی کو دکھاتے اور پڑھ کر سناتے اور کہتے کہ دیکھو مجھ ناچیز کو میرے آقا نے کیسے پیار سے یاد رکھا ہوا ہے۔ ادھر پیارے آقا کی محبت کا یہ عالم کہ کسی خط کے جواب میں تحریر فرماتے "یہ خط آپ نے کسی سے لکھوایا ہے دستخط آپ کے ہیں مگر تحریر کسی اور کی معلوم ہوتی ہے"

ابا جان 1980ء سے عارضہ قلب اور شوگر کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے تھے لیکن بظاہر صحت قابل رشک تھی اور اتنی اچھی کہ آپ بیمار معلوم ہی نہیں ہوتے تھے۔ حضرت صاحب کے لندن جانے کے بعد سے آپ کی ملاقات کی تمنا دل میں شدت سے تھی جو اللہ نے پوری کی اور ایسے سامان کئے کہ ابا جان 1994ء میں جرمنی گئے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر30812 میں رشید احمد ولد فیض احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ امیرپارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیدادم منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 2800 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید احمد محلہ امیر پارک گلی نمبر2 ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر28553 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال انجم وصیت26021۔

مسل نمبر30813 میں ظفر اقبال قمر ولد مبشر احمد اختر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ امیرپارک گلی نمبر2 گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 1300 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر اقبال قمر محلہ امیرپارک گلی نمبر2 ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر28553 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر26021۔

مسل نمبر30814 میں عطیۃ المصور بنت مبشر احمد اختر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیۃ المصور بنت مبشر احمد اختر محلہ امیرپارک گلی نمبر2 ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر28553 گواہ شد نمبر2 طاہر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر26268۔

مسل نمبر30815 میں امتہ الحی عظمیٰ بنت مبشر احمد اختر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحی عظمیٰ گلی نمبر2 امیرپارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر28553 گواہ شد نمبر2 طاہر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر26268۔

مسل نمبر30816 میں امتہ الحمید نصرت بنت عبد الحمید قوم ککھڑ پیشہ طالب علمی عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیرپارک شہر گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی نصف تولہ مالیتی ستائیس سو روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحمید نصرت گلی نمبر2 محلہ امیرپارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 طاہر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر26268 گواہ شد نمبر2 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر28553۔

مسل نمبر30817 میں فوزیہ متین بنت محمد افضل منیر قوم ڈھلون پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ امیرپارک شہر وضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فوزیہ متین گلی نمبر1 محلہ امیرپارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر28553 گواہ شد نمبر2 طاہر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر26268۔

مسل نمبر30818 میں ضیاء اللہ ولد رحمت علی قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلر آبادی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ضیاء اللہ ساکن کلر آبادی نزد مسجد نور مدینہ باوادوکان دار حافظ آباد روڈ گھوڑے شاہ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر28553 گواہ شد نمبر2 طاہر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر26268۔

سانحہ ارتحال اور یادرفتگان

مکرم شیخ اقبال الدین صاحب

محمد خان رانا ایڈووکیٹ

مکرم رانا محمد خان صاحب امیر ضلع بہاولنگر تحریر فرماتے ہیں۔

جماعت احمدیہ بہاولنگر شہر کے ایک نہایت مخلص اور بزرگ رکن مکرم شیخ اقبال الدین صاحب (مولوی فاضل) مورخہ 30- ستمبر96ء کو بوقت ساڑھے 5 بجے شام وفات پاگئے۔

مکرم شیخ اقبال الدین صاحب جماعت احمدیہ بہاولنگر شہر کے ابتدائی اراکین میں سے تھے۔ اور ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ بہاولنگر شہر کے صدر رہے اور کچھ عرصہ تک امیر ضلع بہاولنگر کے طور پر بھی فرائض سرانجام دیئے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے خلاف مختلف تحریکوں' کے دوران بڑے صبر و ثبات قدم کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا۔ اور ان کے دوران کافی مالی نقصان بھی خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا۔ آپ کو حضرت امام جماعت ثالث کا "جامعہ احمدیہ قادیان" میں تعلیم کے دوران ہم سبق اور قریبی ساتھی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ کا جنازہ مورخہ یکم اکتوبر96ء کو خاکسار نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی خاکسار ہی نے کروائی۔ آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر ہیں۔ جو آج کل انصار اللہ بہاولنگر کے ناظم ضلع اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی تدفین مقامی احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔ جملہ قارئین الفضل و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں شیخ صاحب کی بلندی درجات نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

اور وہاں جلسہ سالانہ جرمنی پر حضرت صاحب سے فیملی ملاقات کی۔ وہاں سے ہی خدا نے آسانی پیدا کی اور آپ کینیڈا اپنی بیٹی کے پاس تشریف لے گئے وہاں سال بھر گزارنے کے بعد دوبارہ جرمنی آئے اور جلسہ سالانہ جرمنی دیکھا اور دوسری دفعہ حضرت صاحب سے ملاقات کی جس کی تصاویر میرے والد صاحب کی یادوں کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ اس طرح ابا جان کی یہ دلی خواہش بھی پوری ہو گئی۔

پھر پاکستان واپسی ہوئی اور ابا جان نے خدا کے فضل و تندرستی سے 9 ماہ گزارے۔ دوستوں سے پیارے آقا کی یادوں اور باتوں کا بڑے شوق اور پیار سے ذکر کرتے رہے۔ اپنی حضرت صاحب کے ساتھ تصاویر دکھاتے اور ملاقات کی باتیں بڑے خوش ہو ہو کر سناتے رہے۔

آخر 19 جون شام 7 سات بجے اس غرض سے فضل عمر ہسپتال گئے کہ مکمل معائنہ کروالوں۔ ابتدائی معائنہ کے بعد آپ کو تفصیلی معائنہ کے لئے دل کے خصوصی یونٹ میں داخل کرلیا گیا اور تمام ضروری ٹیسٹ لے لئے گئے۔ دوسرے دن 15 جون 96ء علی الصبح ہسپتال میں ہی آپ کو دل کا دورہ ہوا اور ہر طرح کے بروقت کے علاج کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے اور ابا جان سارا دن تکلیف میں رہ کر شام 5 بجے اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے ہماری دعا ہے کہ ابا جان اللہ کے حضور اس طرح حاضر ہوں کہ اللہ آپ سے راضی ہو اور آپ اللہ سے راضی۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 17- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ کدو کا حلوہ-
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 عربی زبان سیکھئے-
3-30 عربی پروگرام- قصیدہ- نظم
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)-
6-00 درثمین- حصہ 12- (دوبارہ)-
6-30 متفرق پروگرام-
7-00 (صبح) اردو کلاس- (دوبارہ)-
8-00 عربی زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
8-30 عربی پروگرام- قصیدہ نظم-
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 سندھی پروگرام-
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- المائدہ- کدو کا حلوہ- (دوبارہ)-
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-00 اردو پروگرام- سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- سیرت حضرت اروڑہ خان صاحب-
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 چینی پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی-
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
7-00 سیرت پروگرام از مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان حصہ 4-
7-30 الزامات کے جوابات از حضرت صاحب حصہ 12-
8-00 لقاء مع العرب- (نیا)-
9-00 روسی پروگرام-
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 جرمن پروگرام-

کل کے پروگرام

جمعہ 18- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن- تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ چوہدری محمد علی کے ساتھ ایک شام-
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 ڈچ زبان سیکھئے-
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
6-00 کوئز پروگرام- سیرت پر- مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان حصہ 4-
6-30 الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 ڈچ زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
8-30 متفرق پروگرام-
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن- تفریحی پروگرام- بزم مشاعرہ چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ ایک شام-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو پروگرام- سیرت حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب-
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 نظم-
5-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-15 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-
7-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- کوئز- لجنہ ربوہ- میرپور خاص- فیصل آباد- لاہور- راولپنڈی- ملتان-
8-00 لقاء مع العرب- (نیا)-
9-00 ترکی پروگرام-
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

بقیہ صفحہ 1

تو نہیں- اس طرح کیوں کرتے ہیں اس لئے کہ جس کے لئے نسخہ لکھاتے ہیں اس سے انہیں سچی محبت ہوتی ہے اور یہ محبت کا ہی تقاضا ہوتا ہے کہ وہ احتیاط کرتے ہیں-

(از خطبہ 6 جولائی 1923ء)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم مقصود احمد صاحب باجوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 4- جولائی 96ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے- حضرت صاحب نے ازراہ شفقت مشہود احمد باجوہ نام عطا فرمایا ہے- نومولود مکرم چوہدری منور علی صاحب باجوہ آف نواب شاہ کا پوتا اور مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب باجوہ دارالصدر شمالی ربوہ کا نواسہ ہے- اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے-

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ شاہ زمانی بیگم صاحبہ بنت سید عبدالحمید صاحب قوم سید آف منصوری نے 1940ء میں وصیت کی تھی- ان کی ایک ہمشیرہ مکرمہ سنجیدہ بیگم صاحبہ 436- اردو منزل دھمیال روڈ راولپنڈی چھاؤنی میں رہتی ہیں- اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو موصیہ کا علم ہو تو دفتر وصیت کو ان کا موجودہ ایڈریس بھجوا دیں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

اعلان دارالقضاء

○ محترمہ امتہ النصیر صاحبہ بابت ترکہ مکرم صالح الشیسی آف انڈونیشیا)

محترمہ امتہ النصیر صاحبہ بذریعہ مکرم محمد صادق صاحب کارکن وکالت تبشیر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم صالح الشیسی صاحب ولد سلیمان الشیسی صاحب مربی سلسلہ جاکرتا (انڈونیشیا) .بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- انہوں نے اپنی زندگی میں اپنا پلاٹ نمبر 19/56 برقبہ 10 مرلے واقع دارالعلوم شرقی ربوہ میرے حق مہر کے عوض مجھے دیا ہوا ہے- لہٰذا یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے-

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ عارفہ نثار صاحبہ بنت مکرم نثار احمد ملک صاحب لاہور نے امسال میٹرک میں 720/850 نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو اعلیٰ کامیابیوں کا وارث بنائے-

اعلان داخلہ

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے MBA اور M.Sc. کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے- MBA میں داخلہ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو پاس کرنا لازمی ہوگا- M.Sc. کمپیوٹر سائنس کا میرٹ پراسپکٹس میں دئے گئے طریق پر بنایا جائے گا- داخلہ فارم وغیرہ 60 روپے کے عوض حبیب بینک لمیٹڈ (اولڈ اور نیو کیمپس) برانچ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں- چند سیٹیں دونوں پروگرام میں سیلف فنانس کی بنیاد پر بھی آفر کی جا رہی ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 22- اکتوبر 96ء ہے-

(نظارت تعلیم)

اہم اعلان

مجلس نابینا ربوہ احمدی نابینا احباب کے تعارف پر مشتمل ایک کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اس مقصد کے لئے احباب کی سہولت کے لئے ایک سوالنامہ جو مطلوبہ معلومات پر مبنی ہے پیش خدمت ہے جس کی مدد سے نابینا احمدی احباب اپنے کوائف مجلس کو بھجوا کر اس کتاب کا حصہ بنیں- فوت ہو جانے والے نابینا احمدی احباب کے رشتہ دار اور عزیز معلومات بھجوا کر اپنے بزرگوں کا ذکر خیر درج کروائیں- سوال نامہ پیش خدمت ہے-

نام- ولدیت- تاریخ ولادت یا عمر- جائے سکونت (مستقل و موجودہ پتہ) جنس- احمدیت کب قبول کی اور کیسے- خاندان میں کوئی فرد نابینا ہے- اگر ہیں تو کتنے- تعلیم کیا ہے اور کہاں سے حاصل کی- کیا کوئی فن جانتے ہیں اور کیا کیا- ازدواجی حیثیت (شادی شدہ یا غیر شادی شدہ) گھریلو زندگی- ذریعہ معاش- کتنے افراد خانہ ہیں- دیگر مشاغل کیا کیا ہیں- کب نابینا ہوئے اور کیسے- گھر کے کام کاج خود کر سکتے ہیں- چل پھر سکتے ہیں- پسندیدہ کھیلیں اگر رہی ہیں تو کون کون سی- ذیلی تنظیموں سے تعلق کیسا ہے- کیا آپ کبھی عہدیدار رہے ہیں- جماعتی تربیتی کلاسز میں کبھی شامل ہوئے- ذیلی تنظیموں کے امتحانات میں شامل ہوئے ہیں- حضرت صاحب کی منظور شدہ مجلس نابینا ربوہ کے رکن ہیں- MTA کے پروگراموں سے مستفید ہوتے ہیں- اگر آپ کو شعر کہنے کا شوق ہے تو اپنے کلام کا نمونہ (کم از کم تین نظمیں ضرور) دیں- خلافت لائبریری میں قائم شدہ بلائنڈ سیکشن سے کبھی استفادہ کیا ہے-

احباب کو چاہئے کہ ان معلومات کو روانہ کرتے وقت اپنے دو عدد تازہ فوٹو بھی ارسال کریں- خدا تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو- آمین-

نوٹ- جو دوست اعلان کو پڑھیں یا سنیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے حلقہ میں رہنے والے نابینا دوستوں کو یہ اعلان بتا دیں اور ان کی ہر ممکن معاونت فرماویں تاکہ اس کار خیر میں آپ کو ثواب حاصل ہو-

(پروفیسر خلیل احمد صدر مجلس نابینا ربوہ)

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر اچانک کابل پہنچ گئے۔ پاک فضائیہ کا طیارہ کسی پیشگی اعلان کے بغیر کابل میں اتر گیا۔ وفد میں مولانا فضل الرحمان بھی شامل ہیں۔ وفد نے طالبان کی حکمران کونسل سے مذاکرات کئے۔ پاک وفد کی کابل آمد سے قبل اسلام آباد میں اعلیٰ سطحی اجلاس میں افغانستان کی صورت حال پر تفصیلی غور کیا گیا۔ اجلاس میں صدر وزیر اعظم اور فوج کے سربراہ بھی شریک ہوئے۔ وزیر داخلہ خصوصی طیارے پر صبح دس بجے ڈیرہ اسماعیل خان پہنچے جہاں وہ مولانا فضل الرحمان کو ساتھ لے کر افغانستان چلے گئے۔ دورے کو آخری وقت تک خفیہ رکھا گیا۔

○ ایران کے صدر علی ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہے کہ پاکستان امریکہ اور سعودی عرب کے حمایت یافتہ طالبان کی سرگرمیاں اسلام کے منافی ہیں۔ بھارتی وزیر خارجہ مسٹر آئی کے گجرال نے کہا ہے کہ بھارت دوسرے ملکوں کی طرح ربانی حکومت کو تسلیم کرتا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نئی دہلی پہنچ رہے ہیں۔

○ احمد شاہ مسعود کی فوجیں کابل سے دو کلو میٹر دور رہ گئیں۔ طالبان نے اہم شاہراہوں پر پوزیشنیں سنبھال لیں۔ مغربی کابل میں ٹینکوں کی نقل و حرکت دیکھی گئی ہے۔

○ لاہور میں پولیس اور جماعت اسلامی کی ذیلی تنظیم جمیعت طلبہ کے ارکان میں تین گھنٹے تک تصادم ہوتا رہا۔ پولیس نے آنسو گیس کے کئی گولے پھینکے۔ طلباء نے زبردست پتھراؤ کیا۔ طلباء نے کئی سرکاری گاڑیاں اور تین پولیس چوکیاں نذر آتش کردیں اسلامی جمیعت طلبہ کے "تعلیم بچاؤ مارچ" کے شرکاء نے گورنر ہاؤس تک جانا چاہا تو پولیس نے شیلنگ کردی۔ طلبہ نے گولے واپس پھینک کر پولیس کی دوڑ لگوا دی۔ مزید نفری اور آنسو گیس آنے پر پولیس نے پھر چڑھائی کر کے طلبہ کو فیصل چوک تک جانے پر مجبور کر دیا۔ طلبا مال روڈ کے ملحقہ علاقوں میں گھس کر احتجاج کرتے رہے اور ٹائر جلاتے رہے۔ طلباء نے تھانہ سول لائنز پر پتھراؤ کیا۔ تھانہ لٹن روڈ میں گھس کر توڑ پھوڑ کی۔ محرر پر تشدد کیا۔ پولیس کی وردیاں اور املاک جلا دی گئیں۔ ڈپٹی کمشنر کے پریس ریلیز کے مطابق 150 طلباء کو گرفتار کرلیا گیا۔ متعدد پولیس اہلکار اور طلباء زخمی ہوئے۔ مزنگ چونگی پولیس کا سارا ریکارڈ جلا دیا گیا۔ طلباء ٹولیوں کی شکل میں پورے شہر میں پھیل گئے۔ جگہ جگہ توڑ پھوڑ کی گئی۔ ٹریفک سگنل تباہ کر دیئے گئے۔ شہر بھر کی ٹریفک جام ہو کر رہ گئی۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ قرضے معاف کرانے کے قانونی سوراخ کو بند کردے گی۔ معیشت تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔ ایسے میں قرضے کون معاف کراتا ہے۔ سٹیٹ بینک کی اس ضمن میں کیا ذمہ داری ہے۔ عدالت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کے لئے گائیڈ لائن دے گی۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ ایسے تمام قوانین کا جائزہ لیا جائے گا جن کی وجہ سے نادہندگان اور قرضے معاف کرانے والے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ عدالت اس اہم مقدمے کا حتمی فیصلہ سنانا چاہتی ہے۔ چیف جسٹس نے وکلاء سے معاونت طلب کرلی ہے۔ فاضل چیف جسٹس نے یہ ریمارکس انسانی حقوق کے حوالے سے ایک کیس کی سماعت کے دوران کہے۔ اس کیس میں قرضے معاف کرنے کا معاملہ زیر بحث لایا گیا ہے۔ سینئر وکیل مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا کہ آواری سکینڈل میں زرمبادلہ کا قرضہ روپوں کے قرضے میں تبدیل کردیا گیا۔ مسٹر فخر الدین جی ابراہیم نے کہا کہ بہرام آواری نے قرضہ معاف نہیں کروایا۔ ایک اور سینئر وکیل مسٹر خالد انور نے کہا کہ قرضوں کی وصولی کی کوششیں شروع ہوتی ہیں تو عدالتیں حکم امتناعی جاری کردیتی ہیں۔ عدالتوں کو بھی صورت حال کی اصلاح کرنی چاہئے۔

○ پنجاب اسمبلی میں سینٹ کے الیکشن کے دوران پیپلزپارٹی کی امیدوار بیگم نادرہ خاکوانی کے انتخاب کے موقع پر پی ڈی ایف کے حق میں توقع سے 18 ووٹ کم پڑے۔ وفاقی حکومت نے 18۔ ارکان کی اس بغاوت کا سخت نوٹس لیا ہے اور پنجاب حکومت سے وضاحت طلب کرلی گئی ہے۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو خود لاہور آئیں گی اور پی ڈی ایف کے ارکان سے متحد رہنے کا حلف لیا جائے گا۔ گورنر ہاؤس میں ہونے والے اجلاس میں وزراء اور پی ڈی ایف کے ارکان نے شرکت کی۔ مسٹر آصف علی زرداری نے پنجاب حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ اراکین پنجاب اسمبلی کے گلے شکوے دور کرائیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ہماری امیدوار بیگم ممناز رفیع کو 18 ووٹ زیادہ پڑے یہ ہماری فتح ہے حکومتی زوال شروع ہو گیا ہے۔ سرکاری ارکان بھی ملک کو بچانے کے لئے مسلم لیگ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان نے "پنجاب ٹیک اوور سٹریجی نامی دستاویز کے" وکیل پبلشر ڈاکٹر اے باسط کی کی درخواست مسترد کردی اور ان کے رویے کے خلاف کہا کہ وہ بادی النظر میں بے ضابطگی کے مرتکب ہوئے ہیں بار کونسل ان کے خلاف کارروائی کرے۔

○ جمیعت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمان کی کار پر طلباء نے اس وقت پتھراؤ کیا جب وہ افغانستان جانے کے لئے ائرپورٹ کی طرف جارہے تھے۔ طلباء ان سے فیسوں میں اضافہ پر مداخلت کی اپیل کرنا چاہتے ہیں۔ طلباء نے گاڑی رکوائی تو محافظوں نے کلاشنکوفین تان لیں۔ اس پر طلباء مشتعل ہوگئے اور انہوں نے پتھراؤ کیا۔ اس پر ان کے ڈرائیور نے گاڑی بھگا لی اور مولانا کو بچالیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ارکان پنجاب اسمبلی کی خود نگرانی کا فیصلہ کرلیا ہے۔ منظور احمد وٹو کیس کے متوقع فیصلے کے پیش نظر پنجاب اسمبلی کے ایم پی اے حضرات کو صحت افزاء مقامات پر رکھا جائے گا۔

○ بینکوں کے قرضوں کے نادہندگان کے خلاف آپریشن کے نتیجہ میں ایک ارب روپے کی ڈوبی ہوئی رقم برآمد کرلی گئی ہے۔ یو بی ایل کے سینئر وائس پریذیڈنٹ کو دوبئی سے گرفتار کرلیا گیا۔ ایک سابق سینیٹر بھی گرفتار کرلئے گئے۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ جمہوریت کے تحفظ کے لئے قوم کی ساری امیدیں سپریم کورٹ سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی بجٹ کم کیا جائے۔ وزراء کی تعداد اور محکمے کم کئے جائیں۔ ان کی عیاشیاں ختم کرائی جائیں۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی بیوہ غنویٰ بھٹو نے وزیر اعلیٰ سندھ کا تعزیتی پیغام مسترد کردیا ہے۔ انہوں نے سید عبداللہ شاہ پر الزام لگایا کہ وہ بھی قتل کے ذمہ دار ہیں۔

○ پاکستان کے وفد نے جو آئی ایم ایف سے مذاکرات کرنے گیا ہے آئی ایم ایف کو کہا ہے کہ اگر پاکستان کے قرضے کی قسط بحال کردی جائے تو 48 گھنٹوں میں شرائط پوری کردی جائیں گی۔ تاہم آئی ایم ایف نے مطالبہ کیا ہے کہ پہلے شرائط پوری کی جائیں۔

○ مولانا شاہ احمد نورانی نے 27۔ اکتوبر کو قاضی حسین احمد کے دھرنے میں شمولیت کا اعلان کردیا ہے۔

○ وزیر اعظم سیکرٹریٹ کے جعلی احکامات سے لوگوں کو لوٹنے والے ایک گروہ کا انکشاف کیا گیا ہے۔ ایف آئی اے نے تحقیقات کے بعد 5۔ افراد پر مشتمل ایک گروہ کو گرفتار کرلیا ہے جس کا سربراہ فوج کا ایک (ر) کرنل ہے۔ ان افراد نے وزیر اعظم سیکرٹریٹ کے ایک کلرک سے مل کر گروہ بنایا اور ڈیڑھ سال تک وارداتیں کرتے رہے۔

ضروری اطلاع
المنیب پولی کلینک دوکانات صدر انجمن احمدیہ دار الرحمت غربی ریلوے روڈ ربوہ میں منتقل ہو چکا ہے۔ 22 اکتوبر 1996ء سے باقاعدہ افتتاح ہو رہا ہے۔
امراض پیچیدہ نئی و پرانی، زنانہ و مردانہ پیٹ، گردہ و مثانہ، اعصابی و جسمانی۔ جلدی اور بچوں کی امراض کیلئے تشریف لائیں
• وقف نو بچوں کا علاج مفت اور کارکنان سے خصوصی رعایت۔
ڈاکٹر مرزا رفیق احمد عابد فون: 211794

○ وفاقی وزیر سرمایہ کاری مسٹر آصف علی زرداری نے سینئر ایڈیٹروں سے ملاقات کی جنہوں نے مسٹر زرداری کو سیلز ٹیکس کے نفاذ کے بارے میں اپنے مطالبات سے آگاہ کیا۔

○ جماعت اسلامی کے ارکان پالیمنٹ 22۔ اکتوبر کو مستعفی ہو جائیں گے۔

ہنر سیکھئے
ہمیں اپنی ورکشاپ کے لئے چند محنتی، ایماندار نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ کام سکھانے کیساتھ ساتھ معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔ خواہشمند حضرات جلد رابطہ کریں۔
الطاہر سیٹلائیٹ سنٹر بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون: 212974

قیمتی سے جدید اور روایتی زیورات تیار کرائیں
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213100

والدین متوجہ ہوں
الصادق ماڈرن نرسری (پری) سکول ربوہ میں والدین کے باربار کے اصرار پر صرف بیس مزید سیٹوں کا بندوبست صرف جونیئر سیکشن کے لئے کیا جاسکا ہے۔ داخلہ 24 اکتوبر تک۔ اگر سیٹیں اس تاریخ سے قبل مکمل ہوگئیں تو داخلہ بند کردیا جائے گا۔ 31 اکتوبر تک بچے کی عمر 3 سال سے کم اور 4 سال سے زائد نہ ہو۔
مینیجر

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ دجنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534